صَرف ونَحو

ہرزبان کے لیے کچھ اصول اور قوانین ہو تے ہیں جن سے اس زبان کو صحیح طور سے سیکھا اور استعمال کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح اُردُو زبان کے بھی کچھ اصول ہیں، جنھیں گرامر یا قواعد کہا جا تا ہے۔ان کے جا ننے سے ہم اُردُو زبان کو ٹھیک ٹھیک بول اور سمجھ سکتے ہیں۔

قواعِد کے دو حصے ہیں: (۱) حصّہ صرف (۲) حصّہ نحو

صَرف: قواعِد کا وہ حصّہ جس میں مُفرد الفاظ سے بحث کی جاتی ہے یعنی یہ لفظ واحد ہے یا جمع، مذکر ہے یا مؤنث، اسم ہے یا فعل یا حرف ہے۔اس حصّہ قواعد میں صرف کلمات والفاظ ہی موضوعِ بحث ہو تے ہیں۔علمِ صرف میں لفظ کے لغوی معنی کے بجا ئے اس کے مفہوم سے بحث کی جاتی ہے جو بول چال میں مطلوب ہوتا ہے۔

نحو: قواعد یا گرامر کا وہ حصّہ ہے جس میں مرکب جملوں اور عبارتوں سے بحث کی جاتی ہے۔

نحو کے دو حصّے ہو تے ہیں: (۱) نحوِ تفصیلی (جملوں کو الگ کرنا) (۲) نحوِ ترکیبی (مرکب جملوں کو ملانا)

﴿ حصّہ صَرف ﴾

لفظ: انسان اپنی زبان سے جو کچھ بولتا ہے اسے لفظ کہتے ہیں جیسے: کتاب۔ قلم۔ پانی۔ روٹی

لفظ کی قسمیں: (۱) لفظِ موضوع (۲) لفظِ مہمل

لفظِ موضوع: وہ لفظ جس کے کچھ معنی ہوں اسے لفظِ موضوع کہتے ہیں۔مثلاً کباب۔روٹی۔کھانا

لفظِ مہمل: وہ لفظ ہے جس کے کچھ معنی نہ ہوں جیسے: وقاب۔ووٹی۔وانا

لفظِ موضوع کی قسمیں (۱) کلمہ (۲) کلام

کلمہ: اکیلے با معنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔جیسے: مسجد۔آیا۔گھر

کلام: دو یا دو سے زیادہ بامعنی لفظوں کے مجموعے کو کلام یا مرکب کہتے ہیں۔جیسے: نیک لڑکا۔طاہر نیک ہے۔

کلمہ کی قسمیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جو کسی شخص، کسی جگہ، چیز یا کیفیت کا نام ہو جیسے: محمود۔لاہور۔پنکھا یا نام کی جگہ استعمال ہو مثلاً وہ۔وہاں۔
اسم کا زمانے سے تعلق نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ اپنے معنی کے لیے دوسرے کا محتاج ہوتا ہے۔

فعل: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی کے اعتبار سے مستقل ہو، جو کسی کام کا کرنا یا نہ کرنا، ہونا یا نہ ہونا بتا ئے اور جس میں تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور مستقبل میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے جیسے: آیا۔جاتا تھا۔لکھے گا۔

حرف: وہ کلمہ جو اکیلا تو کچھ معنی نہ دے لیکن دوسرے کلمات کے ساتھ مل کر معنی دے اور ان میں تعلق بھی پیدا کرے۔وہ اپنے معنی کے اظہار کے لیے دوسرے کلمات کا محتاج ہوتا ہے۔جیسے: میں گھر سے مسجد تک گیا۔اس میں ''سے'' اور ''تک'' دو حرف ہیں۔

اسم کی قسمیں: (۱) اسمِ ذات (۲) اسمِ صِفَت

اسمِ ذات: وہ اسم ہے جو کسی وجود اور حقیقت کو ظاہر کرے، جیسے: محمود۔ قلم۔ دیوار

اسمِ صِفَت: وہ اسم ہے جو کسی کی اچھی یا بری حالت ظاہر کرے، جیسے: نیک لڑکی۔ تیز گھوڑا۔ یہاں ''نیک'' اور ''تیز'' اسمِ صفت ہیں۔

اسم کی استعمال کے لحاظ سے قسمیں (۱) اسمِ معرفہ (۲) اسمِ نکرہ

اسمِ معرفہ

وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز، شخص یا جگہ کے خاص نام کو ظاہر کرے۔ جیسے: کوہِ ہمالیہ، بانگِ درا، لاہور، محمود،
اسمِ معرفہ کو ''اسمِ خاص'' بھی کہتے ہیں۔

اسمِ معرفہ کی قسمیں

(۱) اسمِ عَلَم (۲) اسمِ ضمیر (۳) اسمِ اشارہ (۴) اسمِ موصول (۵) اسمِ استفہام (۶) اسمِ تنکیر

اسمِ عَلَم

وہ اسم ہے جو کسی شخص کے خاص نام کو ظاہر کرے جیسے: شاعرِ مشرق، غالبؔ، مٹھو، ابنِ قاسم، شمس العلما

اسمِ عَلَم کی قسمیں: (i) خطاب (ii) لقب (iii) تخلّص (iv) کُنیت (v) عُرف

(i) خطاب: وہ اسم معرفہ ہے جو کسی خوبی کی وجہ سے حکومت کی طرف سے دیا جائے جیسے: رستمِ زماں، شمس العلما، خان بہادر وغیرہ

(ii) لقب: وہ اسم معرفہ جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے جیسے: موسیٰ کلیم اللہ، عیسیٰ روح اللہ، قائدِ اعظمؒ، قائدِ ملت وغیرہ،
لقب عام طور پر کسی واقعہ، وصف یا تعلق کی وجہ سے مقرر ہوتا ہے۔

(iii) تخلّص: وہ مختصر نام جو شاعر حضرات اپنے اشعار میں استعمال کے لیے رکھ لیتے ہیں جیسے: ابراہیم ذوقؔ، اسد اللہ خاں غالبؔ وغیرہ،
تخلّص کا استعمال فارسی ادب سے اُردو میں منتقل ہوا۔

(iv) کُنیت: وہ اسم ہے جو باپ، ماں یا بیٹے یا اور کسی تعلق کی وجہ سے پکارا جائے جیسے ابنِ خطابؓ، ابنِ مریمؑ، ابوالقاسمؐ، ابوترابؓ۔ ان میں ابنِ خطاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ان کے والد خطاب کی وجہ سے۔ ابنِ مریم عیسیٰ علیہ السلام کی کنیت ہے۔ حضرت مریمؑ اُن کی والدہ کی وجہ سے۔ ابوالقاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ہے۔ ابوتراب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

(v) عُرف: وہ اسم ہے جو یا تو والدین بچپن ہی سے بچے کا پیار سے ایک نام رکھ دیتے ہیں یا اصل نام بگڑ کر یا پھر کسی انسانی خوبی یا نقص کی وجہ سے اس کا کوئی ایک نام مشہور ہو جاتا ہے یہ نام محبت، عقیدت، نفرت اور حقارت کی وجہ سے پڑتا ہے جیسے: پپّو، مٹھو، چندا، مُون، جاوید سے جیدا، رشید سے شیدا، اکرم سے اکّی، بگّا یا بگّو، لنگڑا، گونگا، چھوٹو، لمبو وغیرہ

اسمِ ضمیر (ضمیر شخصی)

وہ اسم ہے جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیا جائے کیوں کہ تحریر و تقریر میں ایک نام کا بار بار لانا معیوب سمجھا جاتا ہے مثلاً وہ، تُو، تم وغیرہ، جیسے: ندیم آیا اس نے سبق پڑھایا اور وہ چلا گیا۔ اس میں ''اس'' اور ''وہ'' دونوں ضمیریں ہیں جو ندیم کی جگہ استعمال ہوئی ہیں۔ ضمیر جس کی جگہ استعمال ہوتی ہے اسے ''مرجع'' کہتے ہیں۔

اسم ضمیر کی قسمیں: (۱) ضمیر فاعلی (۲) ضمیر مفعولی (۳) ضمیر اضافی

ضمیر فاعلی: وہ ضمیر ہے جو کسی فعل کا فاعل رہی ہو وہ یہ ہیں:

غائب	جمع غائب	ضر	جمع ضر	کلم	جمع کلم
س	نھوں	تو	تم	میں	ہم

ضمیر مفعولی: وہ ضمیر جو مفعول کی جگہ استعمال ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

غائب	جمع غائب	ضر	جمع ضر	کلم	جمع کلم
سے	نھیں	تجھے	سھس	مجھے	ہمیں

ضمیر اضافی: وہ ضمیر ہے جو مضاف الیہ بن کر استعمال ہو وہ یہ ہیں:

غائب	جمع غائب	ضر	جمع ضر	کلم	جمع کلم
س کا	ن کا	تیر/تیری	ا / ا ی	میر/میری	/ ی

اسم مَوصُول

وہ اسم ہے جسے کسی جملے کے ساتھ لگائے بغیر اس کے نی سمجھ میں نہ آئیں وہ یہ ہیں: جو کوئی۔ جس۔ جسے۔ جنھوں۔ جنھیں۔ جو کچھ۔ جو چیز
قواعد میں اسے ضمیر موصولہ یا ا م موصولہ بھی کہتے ہیں۔

اسم اشارہ

وہ لفظ جو اشارہ کرنے کے لیے مقرر ہوں۔ اشارے دو طرح کے ہو سکتے ہیں یعنی قریب اور دور جیسے: وہ۔ یہ۔
''وہ'' دور کی چیز کے لیے اور ''یہ'' نزدیک کی چیز کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جا ۓ اسے مشارٌ الیہ
تے ہیں۔ جیسے: وہ لڑکا۔ یہ کتاب۔ یہاں ''وہ'' اور ''یہ'' اسم اشارہ ہیں۔ لڑکا اور کتاب مشارٌ الیہ۔

اسم استفہام

استفہام بات پوچھنے یا سمجھنے کو تے ہیں۔ اس کے لیے کون، کس، ن، کیسا، کتنا وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

اسمِ تنکیر

وہ لفظ ہے جو غیر معین شخص کے لیے بولے جائیں جیسے: کسی، کچھ، کوئی۔

اسمِ نکرہ

وہ اسم ہے جو کسی عام چیز، شخص، یا جگہ کے عام نام کو ظاہر کرے جیسے: پہاڑ، کتاب، شہر، آدمی۔ اسم نکرہ کو ''اسم عام'' بھی کہتے ہیں۔

اسمِ نکرہ کی قسمیں

(۱) اسمِ آلہ (۲) اسمِ صَوت (۳) اسمِ تصغیر یا مصغّر (۴) اسمِ ظرف

اسمِ آلہ: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی اوزار یا ہتھیار کو ظاہر کرے جیسے: چاقو، قینچی، چھری، تلوار، بندوق، عربی اور فارسی کے اسم آلہ بھی اردو میں استعمال ہوتے ہیں جیسے: مقیاس الحرارت (تھرمامیٹر)۔ مسواک۔ مقراض (قینچی)۔ مسطر (فٹ رول یا پیمانہ)۔ قلم تراش (چاقو) وغیرہ۔

اسمِ صَوت: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی آواز کو ظاہر کرے جیسے: سائیں سائیں (ہوا کی آواز)۔ کائیں کائیں (کوّے کی آواز)۔ چھم چھم (بارش کی آواز)۔ غٹر غوں (کبوتر کی آواز)۔ ٹن ٹن (گھنٹے کی آواز)۔ کُوکُو (کوئل کی آواز)۔

اسم مصغّر یا تصغیر: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی چیز کا چھوٹا پن ظاہر کرے جیسے: دیگچی، باغیچہ، پیالی، غالیچہ (چھوٹا قالین)، بچھونگڑا، ڈبیا، ڈھولک، مردوا۔ پگڑی، مکھڑا، اسمِ تصغیر بنانے کے لیے لفظ کے آخر میں ی، یا، ڑا، ڑی، چی، چہ، ک کا اِضافہ کیا جاتا ہے۔

اسم مکبّر: وہ اسم نکرہ ہے جو کسی چیز کا بڑا پن ظاہر کرے جیسے: شہنشاہ، شاہتوت، شہتیر، شاہ رگ، شاہ سوار، شہ زور، شہ پر (بڑا پر)، مہاراج، گٹھڑ، پتنگڑ، چھتر، شاہ کار، پگڑ۔ اسم مکبّر بنانے کے لیے ''ی'' کی جگہ الف کا اضافہ کرتے ہیں جیسے: لکڑی سے لکڑا۔ بعض اوقات ڑ کا جیسے کٹڑ، شہ اور مہا کا بھی اضافہ ہوتا ہے۔

اسم ظرف: وہ اسم نکرہ ہے جس سے کوئی جگہ یا وقت ظاہر ہو جیسے: دفتر، سکول، کارخانہ، صبح، شام، آج، کل۔

اسم ظرف کی قسمیں (۱) ظرف مکاں (۲) ظرف زماں

ظرف مکاں: وہ اسم نکرہ جو کسی جگہ کو ظاہر کرے جیسے: مسجد، مدرسہ، گھر، اسٹیشن، سبزی منڈی، نمک دان، شفاخانہ، عیدگاہ، کتب خانہ، تار گھر، ڈاک خانہ، پان دان، شکارگاہ، مے خانہ، منزل۔

ظرف زماں: وہ اسم نکرہ جو کسی وقت کو ظاہر کرے جیسے: صبح، شام، دوپہر، رات، دن، سال، مہینا، ہفتہ، منٹ، سیکنڈ، آج، کل۔

اسم کی بناوٹ کے اعتبار سے قسمیں (۱) اسم جامد (۲) اسم مصدر (۳) اسم مشتق

اسم جامد

وہ اسم ہے جو نہ خود کسی اسم سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا اسم بنے جیسے: اینٹ، درخت، چٹان، دولت، چٹائی۔

اسم مصدر

وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنے لیکن اس سے بہت سے اسم اور فعل بنیں جیسے: لکھنا سے لکھنے والا، لکھا وغیرہ

اُردو زبان میں ''نا'' مصدر کی علامت ہے مثلاً اُٹھنا، بیٹھنا، جاگنا، لیکن کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے آخر میں ''نا'' آتا ہے لیکن وہ مصدر نہیں ہوتے۔ جیسے: گنّا، کانا، نانا، پرانا، بچھونا (بستر)، چھونا، تانا، بانا، سونا (دھات) یہ مصدر نہیں ہیں۔

اسم مصدر کی قسمیں: (۱) مصدر مفرد (۲) مصدر مرکب (۳) مصدر لازم (۴) مصدر متعدی

مصدر مفرد: وہ اسم جو شروع ہی سے مصدر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے: آنا، جانا، پڑھنا، لکھنا، کہنا۔

مصدر مرکب: وہ اسم ہے جو کسی مصدر کے شروع میں کوئی لفظ لگا کر دوسرا مصدر بنا لیتے ہیں اسے مصدر مرکب کہتے ہیں جیسے: قے آنا، بہک جانا، کلمہ پڑھنا، قصیدہ لکھنا، سچ کہنا وغیرہ

مصدر لازم: وہ مصدر ہے جس سے بنے ہوئے تمام افعال لازم ہوں۔ وہ فعل جو صرف فاعل کو چاہے فعل لازم کہلاتا ہے۔ جس مصدر سے یہ فعل بنے گا وہ مصدر بھی لازم ہوگا جیسے: آنا، جانا، چلنا، دوڑنا، ہنسنا، رونا، بھاگنا، سونا، جاگنا، اچھلنا، کودنا وغیرہ سب مصدر لازم ہیں۔

مصدر متعدی: وہ مصدر ہے جس سے متعدی افعال بنتے ہیں اور متعدی فعل وہ ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے۔ جن مصادر سے یہ متعدی افعال بنیں گے وہ مصدر متعدی ہوں گے جیسے: لکھنا، پڑھنا، کھانا، پینا، پیٹنا، دوڑانا، رلانا، بھگانا، اچھالنا، دیکھنا، سننا وغیرہ سب مصدر متعدی ہیں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ مصدر لازم کو مصدر متعدی بنا لیتے ہیں جس کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:

ا۔ مصدر لازم کی ''نا'' سے پہلے ''الف'' لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے جیسے: چلنا مصدر لازم سے ''چلانا'' مصدر متعدی بن جائے گا۔ ہنسنا مصدر لازم سے ''ہنسانا'' مصدر متعدی بن جائے گا۔

ب۔ مصدر لازم کے دوسرے حرف کے بعد ''الف'' لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے جیسے: اچھلنا سے ''اچھالنا'' مصدر متعدی بن جاتا ہے۔

ج۔ مصدر لازم کے دوسرے حرف کے بعد ''ی'' لگا دینے سے مصدر متعدی بن جاتا ہے جیسے: سمٹنا سے ''سمیٹنا'' لڑنا سے سکیڑنا''

اسم مُشتق

وہ اسم ہے جو خود تو مصدر وغیرہ سے بنے لیکن اس سے پھر کوئی لفظ نہ بنے جیسے: لکھنا سے لکھنے والا، لکھنے والی، لکھا ہوا، ہنستا ہوا الفاظ بنتے ہیں لیکن آگے ان سے کوئی لفظ نہیں بنتا۔

اسم مشتق کی قسمیں: (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم حالیہ (۴) اسم حاصل مصدر (۵) اسم معاوضہ

اسم فاعل

وہ اسم مشتق ہے جو کسی فاعل کو ظاہر کرے جیسے: وسیم لکھنے والا۔ مقیم پڑھنے والا۔ ان میں وسیم کو لکھنے والا اور مقیم کو پڑھنے والا کہ کر دونوں کا فاعل ہونا ظاہر کیا ہے اس لیے لکھنے والا اور پڑھنے والا اسم فاعل کہلاتے ہیں۔

اسم فاعل کی قسمیں: (۱) اسم فاعل قیاسی (۲) اسم فاعل سماعی

اسم فاعل قیاسی: وہ اسم ہے جو قاعدے کے مطابق مصدر سے بنایا جائے جیسے: لکھنے والا، پڑھنے والا

اسم فاعل قیاسی بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''الف'' ہٹا کر مذکر کے لیے ''ے والا'' اور مؤنث کے لیے ''ے والی'' لگا دینے سے اسم فاعل بن جاتا ہے جیسے: پڑھنا سے پڑھنے والا اور پڑھنے والی، لکھنا سے لکھنے والا اور لکھنے والی۔

اسم فاعل سماعی بنانے کا طریقہ: اس اسم فاعل کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں بلکہ اہلِ زبان سے مختلف علامتوں کے لگانے سے اسم فاعل بنایا جانا منقول ہے۔ جیسے: ٹھٹھیرا، لکڑہارا، رکھوالا، حلوائی، دھوبی، موچی، جوہری، سنار، پجاری، بھکاری، بھٹیارا، سپیرا، گھسیارا، ڈاکو، جیب کترا، چور، ڈاکیا، کھلاڑی، گویا۔

فارسی کے اسم فاعل بھی اردو میں مستعمل ہیں مثلاً راہ بر، راہ نما، سرمایہ دار، کتب فروش، خیر خواہ، باغ بان، توپچی، طلب گار، باشندہ، دانش ور، جادوگر، گھڑی ساز، خدمت گار، پرہیزگار۔ عربی کے اسم فاعل اُردو میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں جیسے:

فاعِل کے وزن پر آنے والے: خادِم، حاکِم، عادِل، رازِق، خالِق

مُفاعِل کے وزن پر آنے والے: مُلازِم، مُحافِظ، مُجاہِد، مُسافِر، مُناظِر

مُفعِل کے وزن پر آنے والے: مُونِس، مُحسِن، مُوجِد، مُشفِق

اسم فاعل اور فاعل میں فرق

۱۔ اسم فاعل بنایا جاتا ہے لیکن فاعل بنایا نہیں جاتا بلکہ اس سے تو صرف فعل واقع ہوتا ہے۔

۲۔ اسم فاعل وہ ہے جو فاعل کو ظاہر کرے جب کہ فاعل کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔

۳۔ اسم فاعل کو فاعل کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں لیکن فاعل کبھی اسم فاعل کی جگہ استعمال نہیں ہو سکتا جیسے: لکھنے والے نے خط لکھا۔ یہاں لکھنے والا اگرچہ اسم فاعل ہے لیکن فاعل بنا ہوا ہے۔

اسم مفعول

وہ اسم **مشتق** ہے جو کسی کا مفعول ہونا ظاہر کرے جیسے: لکھا ہوا خط، پڑھی ہوئی کتاب، ان جملوں میں لکھا ہوا اور پڑھی ہوئی اسم مفعول ہیں کیوں کہ یہ دونوں خط اور کتاب کا مفعول ہونا ظاہر کر رہے ہیں۔

ا م مفعول کی قسمیں: (۱) اسم مفعول قیاسی (۲) اسم مفعول سماعی

۱۔ اسم مفعول قیاسی: وہ اسم مشتق ہے جو قاعدے کے طابق مصدر سے بنایا جائے۔

اسم مفعول قیاسی بنا نے کا طریقہ: جس مصدر سے اسم مفعول بنانا ہو اس کی ماضی طلق کے آخر میں ''ہوا'' لگا دینے سے اسم مفعول بن جاتا ہے **جیسے:** لکھنا سے لکھا ہوا اور لکھی ہوئی۔ پڑھنا سے پڑھا ہوا اور پڑھی ہوئی اسم مفعول بن گئے۔

۲۔ اسم مفعول سماعی: وہ اسم ہے جو کسی قاعدے سے بنایا تو نہیں جاتا لیکن **معنی** ا م مفعول کے دیتا ہے۔ مثلاً نکٹا (ناک کٹا ہوا)، کن چھدا (کان میں سوراخ کیا ہوا)، بیاہتا (شادی کی ہوئی)، دکھی (ستایا ہوا)۔

فارسی کے ا م مفعول اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں جیسے: اندوختہ (جمع کیا ہوا)، آموختہ (پڑھا ہوا)، آزمودہ (آزمایا ہوا)، شنیدہ (سنا ہو)۔

عربی کے ا م مفعول اردو میں بھی کثرت سے استعمال کیے جاتے ہیں جیسے:

(i) **مَفعُول کے وزن پر:** مَظلُوم۔ مَخلُوق۔ مَعبُود۔ مَعلُوم۔ مَقتُول

(ii) **مُفتَعَل کے وزن پر:** مُقتَدَر۔ مُنتَشَر۔ مُنتَخَب۔ مُنتَظَر

اسم مفعول اور مفعول میں فرق

۱۔ اسم مفعول وہ ہے جو مفعول کو ظاہر کرے اور مفعول اسے کہتے ہیں جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو۔

۲۔ اسم مفعول مصدر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے لیکن مفعول بنایا نہیں جاتا۔

۳۔ اسم مفعول کو مفعول کی جگہ استعمال کر سکتے ہیں لیکن مفعول کبھی اسم مفعول کی جگہ استعمال نہیں ہو سکتا جیسے: میں نے لکھا ہوا پڑھا، بچہ پڑھا ہوا بھول گیا۔ ان جملوں میں لکھا ہوا، پڑھا ہوا دونوں اسم مفعول ہیں جو مفعول کی جگہ استعمال ہوئے ہیں۔

اسم حالیہ

وہ اسم مشتق ہے جو کسی فاعل یا مفعول کی حالت بیان کرے جیسے: نعیم ہنستا ہوا آیا۔ وسیم نے کامران کو پڑھتے ہوئے دیکھا۔ پہلے جملے میں ''ہنستا ہوا'' فاعل نعیم کی حالت بیان کر رہا ہے۔ دوسرے جملے میں ''پڑھتے ہوئے'' کامران جو کہ مفعول ہے، کی حالت بیان کر رہا ہے لہٰذا ''ہنستا ہوا اور پڑھتے ہوئے'' دونوں اسم حالیہ ہیں۔

اسم حالیہ بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''تا ہوا'' لگا دینے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے جیسے: لکھنا سے لکھتا ہوا، لکھتی ہوئی، پڑھنا سے پڑھتا ہوا اور پڑھتی ہوئی اسم حالیہ ہیں۔

اسم حاصل مصدر

وہ اسم مشتق ہے جو مصدر تو نہ ہو لیکن نئی اور اثر مصدر کا ظاہر کرے، مثلاً آہٹ (آنا)، لڑائی (لڑنا)، دباؤ (دبانا)۔ چناں چہ آہٹ، لڑائی، دباؤ حاصل مصدر ہیں۔

حاصل مصدر بنانے کے طریقے:

۱۔ بعض مصدروں کے آخر سے ''الف'' ہٹا کر جو باقی رہے وہ حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: جلنا سے جلن، چلنا سے چلن، دکھنا سے دکھن، لگنا سے لگن، چبھنا سے چبھن۔

۲۔ بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر باقی جو رہے وہ حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: دوڑنا سے دوڑ، چاہنا سے چاہ، بھاگنا سے بھاگ، دکھنا سے دکھ حاصل مصدر ہیں۔

۳۔ بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ؤ'' لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: دبانا سے دباؤ، جھکانا سے جھکاؤ۔ بہانا سے بہاؤ۔ لگانا سے لگاؤ۔

۴۔ بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''وٹ'' لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: ملانا سے ملاوٹ، گرانا سے گراوٹ، بنانا سے بناوٹ، سجانا سے سجاوٹ۔

۵۔ بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ہٹ'' لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: گھبرانا سے گھبراہٹ، مسکرانا سے مسکراہٹ، آنا سے آہٹ۔

۶۔ بعض مصدروں کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ائی'' لگا دینے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے جیسے: لڑنا سے لڑائی، رنگنا سے رنگائی، پڑھنا سے پڑھائی، لکھنا سے لکھائی، پٹنا سے پٹائی۔

۷۔ لڑکپن، بچپن، اپنائیت، چاہت، چال یہ سب بھی حاصل مصدر ہیں۔

۸۔ فارسی کے حاصل مصدر اردو میں بھی حاصل مصدر ہی شمار ہوں گے جیسے: گفت گو، جستجو، آمد و رفت، آزمائش، پیمائش وغیرہ

۹۔ عربی کے حاصل مصدر اردو میں بھی حاصل مصدر کے طور پر ہی استعمال ہوں گے جیسے: شرافت، جہالت، حماقت، علم، عمل وغیرہ

اسم معاوضہ

وہ اسم مشتق ہے جو کسی کام یا کسی خدمت کی اجرت اور بدلے کے معنی دے مثلاً پسوائی۔ دھلائی۔

اسم معاوضہ بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ائی'' لگا دینے سے اسم معاوضہ بن جاتا ہے جیسے: رنگوانا سے رنگوائی، لگوانا سے لگوائی، دھلانا سے دھلائی، اٹھوانا سے اٹھوائی، پسوانا سے پسوائی وغیرہ

اسمِ صفت

وہ اسم ہے جس سے کسی کی اچھی یا بری حالت ظاہر کی جائے مثلاً نیک لڑکا، اونچی دیوار، ان میں نیک اور اونچی اسم صفت ہیں جس کی اچھی یا بری حالت ظاہر کی اسے اسم موصوف کہتے ہیں جیسے: اوپر کی مثالوں میں لڑکا اور دیوار اسم موصوف ہیں۔

اسم صفت کی قسمیں: (۱) صفت اصلی (۲) صفت نسبتی

۱۔ صفت اصلی: وہ اسم ہے جو زبان میں شروع سے کسی کی اچھائی یا برائی بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جائے جیسے: اچھا۔ برا۔ نیک۔ بد۔ تیز۔ سست۔

صفت اصلی کے تین درجے: (۱) صفت نفسی (۲) صفت بعض (۳) صفت کل

صفت نفسی: وہ اسم صفت ہے جس سے کسی کی حالت کسی دوسرے اسم سے بغیر مقابلہ کے ظاہر کی جائے جیسے: اچھا، برا، اونچا، نیچا وغیرہ

صفت بعض: وہ اسم صفت جس سے کسی ایک کو دوسرے سے بڑھایا جائے مثلاً اس سے اونچا، نیک تر۔

صفتِ کل: وہ اسم صفت ہے جس سے ایک کو دوسرے سب سے بڑھایا جائے جیسے سب سے اونچا، بلند ترین، نیک ترین۔

۲۔ صفت نسبتی: وہ اسم صفت ہے جو صفت تو نہ ہو لیکن محض تعلق کی وجہ سے صفت کے معنی ظاہر کرے جیسے: لاہوری نمک، عربی آدمی۔
ان دونوں میں لاہوری کا لفظ لاہور سے اور عربی کا لفظ عرب سے تعلق ظاہر کرنے کی وجہ سے صفت نسبتی کہلاتے ہیں۔

صفت نسبتی بنانے کا طریقہ:

۱۔ بعض اسموں کے آخر میں ''ی'' لگا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: لاہور سے لاہوری، ملتان سے ملتانی، قصور سے قصوری۔

۲۔ اگر کسی اسم کے آخر میں ''الف۔ ہ۔ ی'' ہوں تو الف، ہ اور ی کو ''و'' سے تبدیل کر کے ''ی'' نسبتی لگائی جائے گی جیسے: بھیرہ سے بھیروی، ڈسکہ سے ڈسکوی، گولڑہ سے گولڑوی صفت نسبتی بنائی جائے گی۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں ''انہ'' لگا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: شاگرد سے شاگردانہ، استاد سے استادانہ، عالم سے عالمانہ۔

۴۔ بعض اسموں کے آخر میں ''انی'' لگا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: نور سے نورانی، روح سے روحانی۔

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ''ین'' لگا دینے سے صفت نسبتی بن جاتی ہے جیسے: رنگ سے رنگین، سنگ (پتھر) سے سنگین، نمک سے نمکین۔

۶۔ مکہ اور مدینہ کی صفت نسبتی خلافِ قیاس مکہ سے مکی اور مدینہ سے مدنی استعمال کی جاتی ہے۔

۷۔ یہ الفاظ بھی صفت نسبتی ہیں: مٹیالا، جیالا، شرمیلا، رنگیلا، زہریلا وغیرہ

صفت مُشبّہ

ایسا اسمِ صفت جو موصوف کی ذات اور حقیقت سے تعلق رکھے جیسے: شریف، بخیل، رذیل، سرخ، سیاہ، یہ صفت موصوف کی ذات میں مستقل رہتی ہے اسے صفت ذاتی بھی کہتے ہیں۔